صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 5 دسمبر 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 5 دسمبر 2015ء 22 صفر 1437 ہجری 5 فتح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 276

خدا کو یاد کرنے والا زندہ ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے- یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے-

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللّٰہ تعالیٰ حدیث نمبر 5928)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

”نماز میں خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اُس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو۔ تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتادے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دُنیا کے لئے دُعا کرو۔“ (ارشاد فرمودہ 5۔ اپریل 1906ء)

”نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دُعا ہے، مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے، اس کے غنا۔ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دُعا تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے، بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اِس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادات میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے، وہ مزا نہیں آتا۔“

(ارشاد فرمودہ 18 جنوری 1898ء)

”جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ ایمان کو چھوڑتا ہے۔ اس سے خدا کے ساتھ تعلقات میں فرق آجاتا ہے۔ اصل میں (....) نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا شروع کیا ہے تب ہی سے (.....) کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں ...... دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے۔ ایک عرض کرتا ہے التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے، دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے، نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے، ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گزرے ہیں، ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے، وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔“

(الحکم 31 مارچ 1903ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جاپان کے پروگرام

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جاپان کے دوران انٹرویوز اور دیگر پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

5 دسمبر 1:30pm
6 دسمبر 3:40am ۔ 8:15pm
7 دسمبر 2:10am ۔ 7:40am

سیرت وسوانح حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد

❁ مکرم آصف محمود باسط صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت وسوانح پر کتاب تالیف کی جارہی ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات باصفات سے متعلق کوئی بھی تجربہ ہو، یا کوئی واقعہ معلوم ہو تو براہ مہربانی اسے تحریر کرکے درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کی زندگی سے متعلق کسی بھی رسالہ یا جریدہ میں شائع ہونے والے مضمون کا علم ہو تو اس کی نقل یا حوالہ بھی ارسال فرمادیں۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سنٹر
22 Deer Park Road, London
SW19 3TL, UK
info@arcentre.net
مزید معلومات کیلئے +442085447674

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 23۔اکتوبر 2015ء

س: خطبہ جمعہ کے آغاز پر حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے کس فضل واحسان کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہر سفر میں اپنی تائید ونصرت کے نشانات دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ فکر ہوتی ہے کہ بعض جماعتیں بعض پروگرام بنانے میں تجربہ نہیں رکھتیں اور ایسے پروگرام بنالیتی ہیں جو جماعت کے اپنے پروگرام نہیں ہوتے بلکہ غیروں کے ساتھ پروگرام ہوتے ہیں۔اس وجہ سے یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ جماعت مخالف بعض شرارتی عنصر پروگرام میں کوئی بدمزگی پیدا نہ کریں۔ پھر یہ بھی کہ اگر کسی لحاظ سے بھی پروگرام کم معیار کا ہو تو شماتت اعداء کا باعث نہ بن جائے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے وعدے ہر دفعہ ایک نیا رنگ دکھاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو غیروں کے اس طرح اظہار ہو رہے ہوتے ہیں اور وہ پروگرام کو اس طرح سراہتے ہیں کہ ہم سوچ میں پڑجاتے ہیں انتظام کرنے والے خود سوچ میں پڑجاتے ہیں کہ کیا واقعی ہم نے ایسا پروگرام کیا تھا جو غیر اس قدر تعریف کررہے ہیں۔ پھر صرف ظاہری تعریف نہیں ہوتی بلکہ لگتا ہے کہ جو غیر مہمان آئے ہوتے ہیں ان کے جذبات دل سے نکل رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں بتا رہی ہوتی ہیں ان کے چہرے ظاہر کررہے ہوتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں واقعی وہ ان کے دل کی آواز ہے۔

س: ہالینڈ پارلیمنٹ کے فنکشن کے دوران کتنے افراد شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! ہالینڈ کی پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک تقریب میں 89 سرکردہ افراد شامل ہوئے جن میں ڈچ پارلیمنٹ کے ممبران کے علاوہ سپین، آئرلینڈ، سویڈن، کروشیا، مونٹی نیگرو، البانیا، فرانس، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم، جرمنی، انڈیا، فلپائن، ڈنمارک اور سائپرس سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ، ایمبیسیڈرز اور بعض دوسرے سرکاری حکام اور نمائندگان شامل تھے۔

س: ہالینڈ کے سابق وزیر دفاع نے اپنے تأثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! ہالینڈ کے سابق وزیر دفاع نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے پیغام سے دین حق کا حقیقی چہرہ دیکھنے کا موقع ملا ہے اور مجھے کہا کہ اب یہ خواہش ہے کہ ہم بار بار ہالینڈ آئیں تاکہ لوگوں کے دل سے دین حق کا ڈر نکل جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ پارلیمانی کمیٹی کے سوالات پر آپ کے جوابات کسی بھی مناسب سوچ رکھنے والے شخص کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی تھے۔

س: سپین کے ایک سفیر کے تأثرات درج کریں؟

ج: فرمایا! اس تقریب میں سپین کے سفیر بھی آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ بالخصوص جس طرح امام جماعت نے Freedom of Speech برداشت اور دوسرے مذاہب کیلئے عزت واحترام جیسے حساس سوالات کے جوابات دیئے وہ نہایت موزوں تھے اور پھر یہ بھی کہ تقریر کے دوران برداشت، مذہبی آزادی اور اخوت کے بارے میں جو باتیں دین حق کی تعلیم کے مطابق بیان کیں کہتے ہیں یہ دل کو لگتی ہیں اور میں ان کی بڑی حمایت کرتا ہوں کیونکہ کہتے ہیں بین المذاہب ہم آہنگی اور دنیا کے امن کیلئے ان اقدار کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

س: مونٹی نیگرو کے ایک ممبر آف نیشنل پارلیمنٹ نے اپنے بیان میں کیا کہا؟

ج: فرمایا! مونٹی نیگرو ممبر آف نیشنل پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ یہ تقریب جماعت کیلئے ایک بہت بڑی کامیابی ہے کہ ان کے امام نے دین حق کی حقیقی تعلیم نہایت اعلیٰ سطح پر پیش کی۔ ہالینڈ کے ممبران پارلیمنٹ کے سوالات نہایت جارحانہ تھے لیکن انہوں نے جوابات نہایت مدلل اور حقائق پر مبنی دیئے اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ امام جماعت جرأت اور خود اعتمادی کے ساتھ دلیل سے بات کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ آج کی پرخطر دنیا میں ایسی تقریبات کی اشد ضرورت ہے۔

س: کروشیا کے ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنے جذبات کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: فرمایا! کروشیا سے ان کی برسر اقتدار پارٹی کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام جماعت نے (دینی) تعلیمات کو بڑے ہی واضح اور مؤثر رنگ میں بیان کیا۔ دنیا میں امن کے قیام کیلئے (دینی) تعلیمات بہت مؤثر ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ Freedom of Speech کے بارے میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے جو دوٹوک مؤقف دیا وہ بہت ہی متاثر کرنے والا تھا۔ پھر کہتے ہیں اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے پاکستان پر براہ راست تنقید کرنے سے گریز کیا اور عمدہ انداز میں حقیقی (دینی) تعلیم پر (مومنوں) کو عمل کرنے کی تلقین کی جو کہ بہت ہی متاثر کن تھی۔ پھر کہتے ہیں ہتھیاروں پر پابندی اور فنڈنگ روکنے پر جو مؤقف دیا وہ بہت ہی حقیقت پسندانہ تھا۔ واقعی اگر دنیا کے طاقتور ممالک ان نکات پر سنجیدگی اور دیانتداری پر عمل کریں تو دنیا امن کی جانب لوٹ سکتی ہے۔

س: سویڈن کے ممبر آف پارلیمنٹ نے حضور انور کے خطاب کے متعلق کیا بیان دیا؟

ج: فرمایا! سویڈن سے آنے والے ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ خطاب بڑا اچھا تھا اثر کرنے والا تھا اور مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے آپ نے دنیا کے صاحب اختیار لوگوں کو جھنجھوڑا ہے خطاب میں سچائی تھی کوئی مصلحت نہیں تھی۔ امن، انصاف، برداشت، انسانیت، محبت اور بھائی چارے سے متعلق امام جماعت نے بڑے آسان فہم الفاظ میں توجہ دلائی ہے اور دنیا کو ایک پیغام دیا ہے۔

س: ایمسٹرڈیم یونیورسٹی کے پروفیسر نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! ایمسٹرڈیم یونیورسٹی کے پروفیسر جو بدھ ازم اور اسلام اور دیگر مذاہب کے ماہر ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت نے دین حق کی امن کے حوالے سے تعلیم کا جس واضح انداز میں ذکر کیا ہے اس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ ہمارے انٹر فیتھ ڈائیلاگ کے پروگراموں میں جماعت کی نمائندگی ناگزیر ہے۔

س: مختلف ذرائع سے پیغام حق پہنچنے کی حضور انور کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! پہلا انٹرویو 5/اکتوبر کو نن سپیٹ کے ریڈیو چینل RTV نن سپیٹ کے جرنلسٹ نے لیا جو وہاں بیت النور سے ہی لائیو نشر کیا گیا اور پوری دنیا میں سنا گیا۔ پھر 5/اکتوبر کو ہی ہالینڈ کے ایک ریجنل ٹیلیویژن سٹیشن گلڈرلینڈ کے جرنلسٹ نے انٹرویو لیا اور اس ٹی وی سٹیشن کے ذریعہ سے بھی اس علاقے میں تقریباً دو ملین سے زیادہ لوگوں کو یہ پیغام پہنچا ہے۔اس کی وہاں اہمیت وہی ہے جو انگلینڈ میں بی بی سی کی ہے۔ پھر 6/اکتوبر کو ہالینڈ کی نیشنل اخبار کے جرنلسٹ نے انٹرویو لیا اور اس اخبار کی اشاعت تو تھوڑی ہے پچاس ہزار لیکن انٹرنیٹ پر پڑھنے والوں کی تعداد جو ہے وہ لاکھوں میں ہے۔ 7/اکتوبر کو پھر ایک ریجنل اخبار نے کے جرنلسٹ آئے انہوں نے انٹرویو لیا اس کی اخبار کی اشاعت بھی ایک لاکھ کے قریب ہے۔ پھر 9/اکتوبر کو ہالینڈ کے اخبار کے جرنلسٹ نے انٹرویو لیا اور اس کی تعداد بھی کافی ہے، مذہبی اخبار بھی ہے۔ ان انٹرویوز اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ پہلی دفعہ ہالینڈ جماعت نے اتنا وسیع رابطہ کیا ہے اور اس لحاظ سے بہت اچھا پروگرام تھا ان کا۔ ہالینڈ کے تین نیشنل اور 9 ریجنل اخبارات نے دورے کے حوالے سے خبریں دیں۔ رپورٹس شائع کیں۔ 9 اخبارات نے اپنے انٹرنیٹ کے ایڈیشن میں خبریں دیں۔ اخبارات کے ذریعہ سے کل تین ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ RTV ریڈیو جس کا میں نے ذکر کیا ہے KPN ٹی وی نیٹ ورک کے ذریعہ ملکی سطح پر اور ویب سٹریم کے ذریعہ تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ نیشنل ریڈیو نے 7/اکتوبر کو رات 9 بجے دورے کے حوالے سے پانچ منٹ کا پروگرام بھی نشر کیا۔ اس طرح ریڈیو کے ذریعہ بھی قریباً نصف ملین تک پیغام پہنچا۔ پھر ٹی وی چینل جو ہے ان کا اس نے بھی دورے کے حوالے سے پانچ منٹ کی خبر دی جس میں پارلیمنٹ کا اور بیت الذکر کی بنیاد کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ ملک کے نیشنل ٹی وی پر بھی خبریں نشر کی گئیں۔ اسی طرح ان دونوں ٹی وی چینلز کے ذریعہ بھی ان کا خیال ہے کہ پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ تو مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو اس پرنٹ میڈیا کے ذریعہ سے ان کی اس دفعہ پہلی کوشش میں آٹھ ملین افراد تک یہ پیغام پہنچا ہے۔

س: ہالینڈ کی دوسری بیت الذکر کے سنگ بنیاد کے موقع پر کتنے مہمانوں نے شرکت کی؟

ج: فرمایا! المیرے ہالینڈ میں جماعت ہالینڈ کی دوسری بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی۔ 60 سال کے بعد باقاعدہ بیت الذکر جماعت وہاں بنا رہی ہے۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کی مجموعی تعداد 102 تھے۔ یہ المیرے شہر کے میئر، ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، آرکیٹکٹس، مذہبی لیڈر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

س: المیرے شہر کے میئر نے اپنا اظہار خیال کس طرح کیا؟

ج: فرمایا! المیرے کے میئر صاحب نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی باتیں سن کر دل پر بڑا اثر ہوا ہے اور جو پیغام آپ نے دیا ہے ایک پُرامن فضا قائم کرنے کے لئے نہایت اثر انگیز ہے اور ہم سب کو مل کر اس کو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ امید ہے کہ بیت الذکر کے ذریعہ یہ امن کا پیغام ضرور پھیلے گا۔

س: ایک خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: فرمایا! ایک خاتون نے بتایا کہ ان کے خاوند بھی ساتھ آئے ہوئے تھے لیکن انہوں نے جب انہیں کہا کہ اندر آجاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو اندر نہیں جاؤں گا ان کو کار سے پارکنگ میں ڈراپ کر کے چلے گئے کہ یہ (۔) کا فنکشن ہے اور کہتے ہیں کہ میرا دل کہتا ہے کہ یہاں آج دھماکہ ہو جانا ہے اس لئے میں تو مجھے تو اپنی جان بڑی پیاری ہے تم جاؤ تمہیں مرنا ہے تو۔ میں تو نہیں جاتا۔ تو کہتی ہیں اب میں جا کے انہیں بتاؤں گی کہ تم نے آج کا ایک بہترین دن کا پروگرام جو تھا وہ miss کر دیا کیونکہ وہاں تو سوائے امن اور پیار اور محبت کے کچھ بھی نہیں تھا۔ تو ایسی بھی سوچ رکھتے ہیں لوگ۔

س: حضور انور کے خطاب کی بابت ایک جرمن خاتون نے کیا کہا؟

ج: فرمایا! ایک جرمن خاتون بھی اس موقع پر آئی ہوئی تھیں۔ خطاب سنا اور خطاب سننے کے دوران ہر بات پر یہی کہتی رہی کہ یہ سچ ہے سچ ہے۔ اس کے

باقی صفحہ 8 پر

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربک ڈیسک یوکے

قومی اصلاح انفرادی اصلاح سے وابستہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسے اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

(آل عمران:103)

جیسے قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے، ریزہ ریزہ سے بڑے پہاڑ بنتے ہیں، پتّہ پتّہ اور بوٹا بوٹا مل کر گلشن بنتا ہے اسی طرح افراد مل کر قوم بناتے ہیں۔ کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی اور عظمت و استحکام میں اس قوم کے افراد ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں اس حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ کسی قوم کو اوج ثریا پر پہنچانے میں اس کے افراد کلیدی کردار ادا کرتے ہیں وہاں یہ بات بھی مسلّم ہے کہ کسی قوم کو تنزلی کی گھاٹیوں میں گرانے کے ذمہ دار بھی اس کے افراد ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہنا بجا ہے کہ قوموں کی تعمیر اور اصلاح، افراد کی تعمیر اور اصلاح کے بغیر ناممکن ہے اور قومی انقلاب انفرادی انقلاب سے وابستہ ہے۔ اور انفرادی اصلاح کے بغیر قومی اصلاح کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

دنیا کی بگڑی سے بگڑی اقوام میں بھی کچھ اچھے افراد ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن ملّی اور قومی اصلاح محض چند افراد کی اصلاح سے نہیں ہوسکتی۔ بلکہ قومی اور جماعتی اصلاح کا نظارہ دیکھنے کے لئے ہر فرد کو اپنی اصلاح کر کے قومی اصلاح کے کام میں اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ رسّہ کشی کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اگر ایک فریق میں 10 لوگ شامل ہوں اور ان میں سے دو تین کے علاوہ باقی زور نہ لگائیں، یا ہاتھ تو لگائیں لیکن پوری جان سے زور نہ لگائیں تو ایسے فریق کے جیتنے کا کیا امکان ہو سکتا ہے؟ کامیابی اسی صورت ممکن ہے کہ ان میں سے ہر فرد اپنا پورا زور لگائے، اپنا حصہ ڈالے اور حق ادا کرے۔ پھر مجموعی نتیجہ نکلے گا۔ یہی حال قومی اصلاح کا ہے۔

اس مضمون کو قرآن کریم نے واعتصموا بحبل اللّٰہ ...... (آل عمران:104) کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ یعنی قومی ترقی اور اصلاح کے لئے متفرق ہو کر کوششیں کرنے کی بجائے جب ایک امام کی اقتدا میں، ایک نظام کے تحت، ایک ہی رسی کو پکڑ کر، ایک ہی جہت میں، سب مل کر زور لگائیں گے تو پھر ہی مجموعی طور پر اتّقوا اللّٰہ حقّ تقاتہٖ کا مقام حاصل ہوسکتا ہے اور پھر ہی قومی طور پر ولا تموتنّ...... کی منزل تک رسائی ہوسکتی ہے۔

انفرادی اور قومی اصلاح کے بہت سے پہلو ہیں اور اس مہم کو سر کرنے کے لئے بہت سے امور کی ضرورت ہے۔ لیکن بعض بنیادی چیزیں ہیں جن کے بغیر اصلاح کا دعویٰ فضول ہے۔

پختہ ایمان

ان میں سب سے پہلے ایمان ہے۔ قرآن کریم میں بار بار آمنوا وعملوا الصّالحات کے الفاظ سے عمل صالح کو پختہ ایمان کے ساتھ باندھ کر جنتوں کے وعدے کئے گئے ہیں اور پختہ ایمان کی کچھ علامات اور برکات ہیں۔ پختہ ایمان کی ایک برکت یہ ہے کہ اس سے اصلاح نفس اور نیکیوں کی راہ پر قدم مارنے کے لئے مضبوط قوت ارادی حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح پختہ ایمان کے طفیل عظیم الشان قوت عملی عطا ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''انسان کے دل میں اگر پختہ ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ہو تو ...... کوئی مشکل ایسی نہیں رہتی جو آسان نہ ہوجائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے ان میں چور بھی تھے، ان میں ڈاکو بھی تھے، ان میں فاسق وفاجر بھی تھے، وہ ماؤں سے نکاح بھی کر لیتے تھے۔ ...... اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے۔ پھر وہ جواری تھے، شراب خور تھے اور شراب پینے میں اپنی تمام عزتیں سمجھتے تھے۔ وہ ایک دوسرے پر اگر فخر کرتے تو اسی بات پر کہ میں اتنی شراب پیا کرتا ہوں۔ وہ ایسے جواری تھے کہ ...... جب کسی نے اپنی بڑائی کا اظہار کرنا ہوتا تو کہتا کہ میں وہ ہوں کہ جو اپنا تمام مال جوئے میں لٹا دیتا ہوں ...... یہ ان کی ایمان سے قبل کی حالت تھی۔ مگر جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ (اور ان میں قوت ارادی پیدا ہوگئی) تو انہوں نے نہایت قوی اور مضبوط دل سے فیصلہ کر لیا کہ اب ہم خدا کے فیصلہ اور اس کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ یہ فیصلہ انہوں نے اتنی مضبوطی، اتنی پختگی اور اتنے زور کے ساتھ کیا کہ اس مضبوطی کے مقابلہ میں ان کے اعمال کی کمزوریاں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ ٹھہر سکیں۔ ...... قوت ارادی نے ان کے اعمال کی کمزوری کو اس طرح پرے پھینک دیا جیسے ایک تنکا تند سیلاب کے آگے بہہ جاتا ہے''۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 443)

صحابہ رسولؐ کے ایمان کی یہی وہ قوت تھی کہ جو ہر قسم کے نشے اور بری عادت پر غالب آ گئی۔ اور وہ جو کبھی بے قیمت گوبر کے ٹکڑے کی طرح تھے قوت ارادی اور ایمان کی دولت سے سونے کی ڈلیوں میں بدل گئے اور وہ جو گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے تھے وہ آسمان ہدایت کے درخشندہ ستارے بن گئے۔

اصلاح کے لئے ایسے ہی ایمان کی ضرورت ہے۔ جس میں انسان محبت الٰہی میں ایسی غیر معمولی ترقی کر جاتا ہے کہ خدا کے مقابل پر ہر چیز کی نفی ہوجاتی ہے اور اصلاح اعمال کی ایسی مثالیں قائم ہوتی ہیں جو تمام دنیا کے لئے نمونہ بن جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

''اعتقادی رنگ میں ہم نے دنیا پر اپنا سکہ جما لیا ہے مگر عملی رنگ میں (دین) کا سکہ جمانے کی ابھی ضرورت ہے''۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 2014ء)

قیام نماز

ایسے عملی نمونے پیدا کرنے والا ایمان الٰہی نشانات سے پیدا ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے نشانات سے بھری پڑی ہے۔ اپنے اور اپنے گھر والوں اور دیگر افراد جماعت کے ایمان کی پختگی کے لئے ایسے نشانات کو بار بار پڑھنے اور بار بار ان کا تذکرہ کرنے کی ضرورت ہے۔

انفرادی وقومی اصلاح کے لئے ایمان کے بعد سب سے اہم اور ضروری امر اقامۃ الصّلوٰۃ ہے جس پر ایمان کی ساری عمارت قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اقیموا الصّلوٰۃ کے الفاظ سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور بدیوں کے خلاف ایک ڈھال ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز ان ستونوں میں سے ایک ہے جن پر دین کی عمارت قائم ہے۔ اور نماز مومن کا معراج ہے جو اسے برائیوں سے بچا کر ایسا پاک صاف اور صالح بنا دیتی کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے کے مقام پر جا پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''نماز ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں (یعنی نماز میں) کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا''۔

(البدر۔ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

خلاصہ یہ کہ ہر قسم کی اصلاح کے لئے نماز بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''نماز دین کا ستون ہے۔ عمارت کی مضبوطی ستونوں سے قائم ہوتی ہے۔ پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔''

(روزنامہ الفضل 8۔ اپریل 2008ء)

آپ نے فرمایا: ''نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں بلکہ پانچ نمازیں ...... پانچ نمازیں تو وہ سنگ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے''۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ: تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔

لہٰذا اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟!

(روزنامہ الفضل 15۔ اپریل 2008ء)

کیا ہم نماز کو ان شرائط کے مطابق ادا کر رہے ہیں جو اسے قبولیت کے درجہ تک لے جاتی ہیں؟ اور جن کے التزام سے انسان حدیث نبوی کے مطابق ایسے محسوس کرتا ہے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم خدا اسے دیکھ رہا ہے؟

اگر ہماری نمازیں بدیوں اور بے حیائیوں سے نہیں روک رہیں اور اگر وہ تزکیۂ نفس اور قرب الٰہی کا موجب نہیں بن رہیں تو پھر اس راہ میں حائل رکاوٹوں کو تلاش کر کے انہیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک کوٹھا ہزار من گندم سے بھرا ہوا خالی ہوگیا۔ اگر چوہے اس کو نہیں کھا گئے تو وہ کہاں گیا؟''

اگر برس ہا برس کی نمازوں کی برکتیں نہیں مل رہیں تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ وہ کون کون سی کمزوریوں، بیماریوں اور برائیوں کے چور ہیں جو ان برکات کو چراتے اور اس خزانے کو لوٹتے جا رہے ہیں۔

سچائی پر دوام

اصلاح اعمال کا ایک بہت ہی بنیادی اور اہم ذریعہ سچائی پر کاربند ہونا ہے۔ دراصل یہ بھی پختہ ایمان کا ایک ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سچائی پر قائم ہونے والوں کے ساتھ اصلاح اعمال کا خود وعدہ فرماتا ہے۔ فرمایا: قولوا قولًا سدیدًا ...... (الاحزاب:71) یعنی تم سچائی اور قول سدید پر مضبوطی سے قائم ہوجاؤ تو وہ خدا خود تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے سارے کام درست کر دے گا۔ آپ نے اس شخص کی مثال تو سنی ہوئی ہوگی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کیا اور پھر اس کی وجہ سے وہ تمام برائیاں چھوڑنے میں کامیاب ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود نے نہ صرف خود سچائی کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں بلکہ انہی خطوط پر اپنے رفقاء کی تربیت فرمائی۔ آپ کے رفیق سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازم تھے۔ ایک دفعہ آپ کے لڑکے کے ہاتھوں ایک شخص قتل ہوگیا۔ ڈپٹی کمشنر نے پوچھا کیا واقعی آپ کے لڑکے نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو وہاں موجود نہ تھا لیکن سنا ہے کہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اپنے لڑکے کو بلا کر پوچھا اور بات درست ہونے پر آپ نے فرمایا کہ سچی بات کا اقرار کرلو۔ لوگوں نے کہا کیوں اپنے جوان لڑکے کو پھانسی لٹکوانا چاہتے ہو؟ مگر آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی سزا سے اگلی دنیا کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس واقعہ میں مقتول کی

زیادتی تھی جس پر لڑائی ہوگئی۔ لڑکے نے اسے مکا مارا اور وہ مر گیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس مجسٹریٹ کے پاس مقدمہ تھا اسے معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی اور اس نے خود ہی پولیس کے گواہوں پر ایسی جرح کی کہ اس لڑکے کی بریت ثابت ہوگئی۔

یہ اصلاح نفس کا کیسا حسین نمونہ ہے جہاں ایسے رشتوں کے بارہ میں گواہی دیتے ہوئے بڑے بڑے بھی ڈگمگا جاتے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود کے یہ رفیق نہ صرف خود اپنے بیٹے کے خلاف سچی گواہی دیتے ہیں بلکہ اس کی بھی ایسی تربیت کی ہے کہ وہ بھی اپنے خلاف گواہی دینے پر بھی تیار ہو جاتا ہے۔ آج بھی ان نمونوں کی اشد ضرورت ہے، آج بھی انفرادی اصلاح کے راستے میں آنے والی ان روکوں کو جڑھ سے اکھاڑ پھینکنے اور اعلیٰ عملی مثالیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ

انفرادی اصلاح کے لئے ایک اور اہم امر انفاق فی سبیل اللہ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اس کا مطلب صرف مال خرچ کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے مراد ہر استعداد کو خدا کی رضا کے لئے خرچ کرنا ہے اور انفرادی اور قومی اصلاح کے مضمون میں تو انفاق فی سبیل اللہ کا مطلب یہ ہوگا کہ فَاتَّقُوا اللّٰہ ...... پر عمل کیا جائے۔ یعنی انفرادی سطح پر اصلاح کے لئے جو کچھ کوئی کر سکتا ہے وہ کرے اور اپنی استعداد کے مطابق اصلاح کی اس مہم میں اپنا حصہ ڈالے۔

صحابہ کرام نے اس راز کو خوب سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کے بے مثال نمونے دکھائے۔ جس کے پاس مال تھا اس نے مال خرچ کیا۔ جو بہادری کے جوہر دکھا سکتا تھا اس نے جان نچھاور کردی اور ہر ایک نے اپنی استعدادوں کے مطابق نفس کی اصلاح کے جہاد میں، روحانی مدارج کے حصول میں اور صدق و وفا اور ایثار میں اعلیٰ مثالیں رقم کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن کر وہ صحابی گھر میں نہیں بیٹھا رہ گیا جس کے پاس سوائے سیر یا سوا سیر جو کے اور کچھ نہ تھا۔ بلکہ جو کچھ استطاعت میں تھا اسے پیش کرنے کے لئے حاضر ہوگیا۔ ان صحابہ میں بعض ایسے بھی تھے جو بیمار تھے، نہ ان کے پاس انفاق فی سبیل اللہ کے لئے مال تھا نہ صحت۔ لیکن انہوں نے انفاق کے معانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے تھے۔ لہٰذا جب بھی مسلمان کسی غزوہ میں جاتے تو یہ لوگ پیچھے بستروں پر پڑے ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے والو! مت خیال کرو کہ خدا کے انعامات کے تم ہی وارث ہو بلکہ تمہارے ایسے بھائی بھی ہیں جو بظاہر ان کٹھن منزلوں سے نہیں گزرے لیکن وہ تمہارے ساتھ ہیں اور تمہارے ثوابوں میں حصہ دار ہیں کیونکہ ان کی محرومیاں دعاؤں میں ڈھل رہی ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ تو ثواب دل کی حالت پر دیتا ہے۔

اپنا حصہ ڈالیں

اس مضمون کو سمجھانے کے لئے بچوں کی کتب میں ایک مثال دی جاتی ہے کہ ایک جنگل میں آگ لگ گئی اور جنگل کے تمام جانوروں کو آگ بجھانے کے لئے آنے کا حکم ہوا۔ آنے والوں میں ایک چڑیا بھی تھی جو اپنی چونچ میں پانی کا ایک قطرہ لائی اور اسے آگ پر گرا دیا۔ کسی نے کہا کہ تمہارا لایا ہوا یہ ایک ننھا سا قطرہ جنگل کی آگ کیونکر بجھا پائے گا؟ چڑیا نے جواب دیا کہ مجھے معلوم ہے کہ جنگل کی آگ کے سامنے میرے اس قطرے کی کوئی حقیقت نہیں لیکن میں کم ازکم یہ تو کہہ سکوں گی کہ اس کے بجھانے کے لئے جو کچھ مجھ سے ہوسکتا تھا وہ میں نے کیا۔

آج دین کے وجود کو مٹانے اور اس کے سرسبز باغ کو جلانے کے لئے شیطانی طاقتوں نے بے شمار برائیوں اور بے حیائیوں کی آگ بھڑکائی ہے۔ آج شیطان اپنے تمام لاؤلشکر کو لے کر آخری جنگ کے لئے میدان میں اترا ہے۔ جس کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجا ہے اور آج ہم سب نے مل کر دین کو غالب کرنے کے لئے زور لگانا ہے۔ یہ مقابلہ جنگی میدانوں میں نہیں ہوگا۔ یہ معرکہ تلواروں اور نیزوں اور بندوقوں سے نہیں لڑا جائے گا بلکہ یہ عبادتوں، دعاؤں اور اصلاح نفس کے ہتھیاروں سے سر ہوگا اور یہ جنگ نیک نمونے دکھا کر فتح قلوب سے جیتی جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک اپنا حصہ ڈالے۔ جس سے جو بن پڑتا ہے وہ کرے۔ اور جو کچھ نہیں کرسکتا وہ بستر پر پڑا دعائیں کرکے اس مہم میں شامل ہو۔ یاد رہے کہ شیطان اور شیطانی طاقتوں کے ساتھ اس جنگ کا سب سے بڑا اور قوی ہتھیار انفرادی اصلاح ہے جس کی طرف مسیح موعود کا خلیفہ آپ کو بلا رہا ہے اور اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہر ایک فرد جماعت کو اس مہم میں شامل ہو کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

مسلسل جائزہ

انفرادی اصلاح کا ایک اور بڑا ذریعہ اپنی مسلسل نگرانی اور اپنی حالت کا جائزہ لینا بھی ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تقریباً ہر خطبہ اور خطاب میں بار بار یہ سنا ہوگا کہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ یہ الفاظ اپنے اندر معانی کا ایک جہان لئے ہوئے ہیں۔ ذرا غور فرمائیے کہ جو جائزہ نہیں لیتا اسے اپنے گناہوں کا پتہ نہیں لگے گا اور اپنی کمزوریوں کا احساس نہیں ہوگا۔ اور جب تک کمزوریوں کا احساس نہیں ہوگا اور اصلاح کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کا پتہ نہیں چلے گا تب تک اصلاح کا کام شروع نہیں ہو سکے گا۔ جائزے لینے پر معلوم ہوگا کہ بعض میں علمی کمزوری ہے۔ وہ جسے چھوٹے گناہ سمجھتا ہے اور ان کو کرلینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتا وہ دراصل بڑے بڑے گناہوں کا سبب بن رہے ہیں۔ بعض دیکھیں گے کہ ان کی اصلاح میں قریبی رشتے حائل ہو رہے ہیں جن کی خاطر ان سے برائی سرزد ہوجاتی ہے۔ اور بعض قریب کے زمانے میں یا فوری ملنے والے فوائد کی خاطر، ایمان کے تقاضوں کو پس پشت ڈال کر اخلاق گراوٹ یا برائی میں گرفتار ہو رہے ہوں گے۔ بعض دیکھیں گے وہ عبادتوں میں تو ٹھیک ہیں، چندہ بھی دیتے ہیں لیکن گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ ان کا سلوک اچھا نہیں ہے۔ وہ وہاں اصلاح کریں گے۔ بعض عورتیں دیکھیں گی کہ وہ چندہ بھی دیتی ہیں، اخلاق بھی اچھے ہیں، عبادتیں بھی کررہی ہیں لیکن پردہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ اس کی اصلاح کریں گی۔ الغرض جائزہ لینے سے ہر ایک کو اصلاح میں حائل رکاوٹوں کا علم ہوگا، اپنی کمزوری کا پتہ چلے گا اور پھر اس کمزوری کی اصلاح کی فکر پیدا ہوگی۔

بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ بظاہر انسان خود کو بالکل ٹھیک سمجھتا ہے لیکن جب ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو وہ معائنہ کرتے ہی کہتا ہے کہ تمہاری حالت تو خطرے میں ہے اور فوراً اسے آپریشن تھیٹر میں بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اپنے اعمال اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ روحانی طبیب کے پاس جائیں جو کہ خلیفۂ وقت ہے۔ اس طبیب سے استفادہ کا بہترین طریق یہ ہے کہ حضور انور کے خطبات کو سن کر ہر ایک اگر خود کو اس کا مخاطب سمجھے تو اسے پتہ چل جائے گا کہ کہاں کہاں اس کی اصلاح ہونے والی ہے اور اس کے لئے کس اقدام کی ضرورت ہے۔

معیار اونچا کریں

اپنی حالتوں کے جائزے لینے کے علاوہ حضور انور بکثرت اس جملہ کو بھی دہراتے ہیں کہ اپنے معیار اونچے کریں۔ اس جملہ سے دراصل آپ یہی اشارہ فرماتے ہیں کہ تمہاری ترقی اور اصلاح کا عمل کسی مقام پر رک نہ جائے۔ ہر وقت اصلاح کے اگلے مرحلہ میں جانے اور نیکیوں کی اگلی منزل عبور کرنے کی فکر کریں۔ اصلاح نفس، نیکی، تقویٰ اور روحانی ترقی کی منازل کی انتہا نہیں۔ اس لئے کہیں یہ سمجھ کے نہ بیٹھ جانا کہ میں نے تو سب کچھ حاصل کرلیا ہے اور اب کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دو جملے (یعنی اپنے جائزے لیں اور اپنے معیار اونچے کریں) انفرادی اصلاح کی مہم کا نچوڑ ہیں اور ایک رنگ میں تقویٰ کے مضمون کا خلاصہ ہیں، جو یقیناً خدا تعالیٰ کی خاص مشیت سے خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے ادا ہو رہے ہیں اور ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں۔ ہر خطبہ اور خطاب میں ان جملوں کے تکرار کے ساتھ خدا کا مقرر فرمودہ خلیفہ ہمیں اپنی اپنی اصلاح کی طرف بلا رہا ہے اور جب تک ہم میں سے ہر ایک اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے، اس میدان میں اپنا سب کچھ صرف نہیں کردیتا تب تک قومی اصلاح کا رنگ پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں مقناطیس کے ان ٹکڑوں کی طرح بننا چاہئے جو اگرچہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں لیکن جب مل جائیں تو بہت بڑی طاقت بن جاتے ہیں۔ ہمیں اصلاح نفس اور برائیوں کے چنگل سے رہائی کے لئے کبوتروں کی اس مثال سے سبق سیکھنا چاہئے جو شکاری کے جال میں پھنس گئے اور پھر جب ان میں سے ہر ایک نے زور لگایا تو وہ جال کو ہی اڑا لے گئے۔ اس میدان میں آگے قدم بڑھانے کے لئے ہمیں ان صحابہ کی مثال کو مدنظر رکھنا چاہئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنتے ہی شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ اس ضمن میں ہمیں مسیح موعود کے ان رفقاء کی مثالیں بھی یاد کرلینی چاہئیں جنہوں نے امام الزمان کے ایک ارشاد پر حقے توڑ دیئے۔ اور وزیر آباد کے ایک رفیق نے تو عجیب نمونہ دکھایا۔ ان کو اپنے جوان بیٹے کی وفات کے روز حضرت مسیح موعود کا ایک خط ملا کہ لنگر کے اخراجات میں کمی کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ یہ خط پڑھ کر اس رفیق نے حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ حضور! آج میرے جوان بیٹے کی وفات ہوئی ہے۔ میں نے اس کے کفن دفن کے لئے 200 روپیہ الگ کیا تھا۔ لیکن آپ کا خط ملنے کے بعد میں وہ ساری رقم لنگر کے اخراجات کے لئے بھجوا رہا ہوں اور اپنے بیٹے کو انہی کپڑوں میں دفن کرتا ہوں جن میں اس نے وفات پائی ہے۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آج بھی اپنے جائزے لیتے ہوئے نیکیوں میں سبقت لے جانے اور برائیوں کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے ایسے ہی جذبہ اور ایسی ہی مثالیں رقم کرنے کی ضرورت ہے۔

انفرادی برائیاں

انفرادی برائیوں کا اگر سدباب نہ کیا جائے تو وہ قومی برائیاں بن جاتی ہیں اور سب کو اس کا نقصان پہنچتا ہے۔ اس اہمیت کو واضح کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت سادہ، خوبصورت اور عام فہم مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر ایک کشتی میں کچھ لوگ اوپر کی منزل پر سوار ہوں اور کچھ لوگ نیچے کی منزل پر۔ اور نیچے والے اوپر آکر پانی لینے کی بجائے اگر یہ فیصلہ کرلیں کہ ہمیں اوپر جانے کی کیا ضرورت ہے، ہم اپنی نچلی منزل میں ہی سوراخ کر کے پانی لے لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں اوپر کی منزل والے اگر ان کو نہ روکیں گے تو سب ہلاک ہوجائیں گے۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ انفرادی و قومی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عظیم کام ہے جو ایک نظام کا متقاضی ہے اور جماعت احمدیہ میں خلافت کے تابع یہ مربوط نظام ذیلی تنظیمیں، مربیان اور عہدیداران کی شکل

میں مضبوط بنیادوں پر استوار اور قائم ہے۔ یہ نظام اسی وقت حقیقی رنگ میں فعال ہو سکتا ہے جب خلیفہ وقت کے منہ سے بات نکلے تو ہر تنظیم کے تمام عہدیدار اس پیغام کو لے کر نکل پڑیں، خود بھی عمل کریں اور ماحول میں بھی اس کی تاثیر پھیلا دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 14 جولائی 2015ء)

نیز آپ نے فرمایا کہ عہدیداران اپنی اصلاح کر کے افراد جماعت کے لئے نمونہ بنیں۔ ان کو ساتھ لے کر چلیں اور جوان میں سے کمزور ہیں ان کا سہارا بنیں، اور ان کے لئے وہ پلستر ثابت ہوں جو ہڈی کو جوڑنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کچھ عرصہ ساتھ لگے رہنے کی وجہ سے ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے کا موجب بنتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 4 مارچ 2014ء)

اطاعت امام

انفرادی اصلاح کا سب سے بڑا وسیلہ سمعنا واطعنا کا زریں اصول ہے۔ حضور انور کے خطبات کو مستقل سننا اور ان کی روشنی میں اصلاح اعمال کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا ہی حقیقی اصلاح پیدا کر کے قرب الٰہی کے راستے کھولتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمیشہ اپنے خطبات وخطابات میں برائیوں سے بچنے، عملی حالتوں کو بہتر بنانے اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں اور خدا کے فضل سے خلیفہ وقت کے ارشادات پر عمل کی روشن مثالیں موجود ہیں۔

حضور انور نے جب ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ منگنی وغیرہ کے موقعہ پر بڑے کھانے بنوائے جاتے ہیں اور فضول خرچی کی جاتی ہے۔ ایسے کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اسی دن ایک خاندان کی منگنی کی تقریب تھی جب انہوں نے خلیفہ وقت کی نصیحت سنی تو سادگی کے ساتھ منگنی کی رسم ادا کر دی اور سارا پکا ہوا کھانا دار الضیافت کو بھجوا دیا۔ یہی نہیں بلکہ دو عرب دوست اکٹھے بیٹھ کر حضور انور کا ایک خطبہ سن رہے تھے، اس میں حضور انور نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ خطبہ ختم ہوا تو دونوں نے سگریٹ کی ڈبیاں توڑ مروڑ کر دور پھینک دیں اور پھر آج تک سگریٹ نوشی کے قریب نہیں گئے۔

مسیڈونیا کے ایک دوست نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ ان کی اہلیہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں۔ جب اس نے پردہ کے بارہ میں حضور انور کا لجنہ میں خطاب سنا تو حجاب لینا شروع کر دیا اور اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں۔

(روزنامہ الفضل 19 مئی 2015ء)

دسمبر 2013ء سے فروری 2014ء تک کے خطبات جمعہ میں حضور انور نے بطور خاص انفرادی اور قومی اصلاح اور اس میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے مفصل ذرائع بھی بیان فرمائے۔

انفرادی اور قومی اصلاح کے لئے یہ خطبات ایک مکمل پیکیج ہیں۔ ان پر عمل کی ایک مثال خود حضور انور نے بیان فرمائی کہ عملی اصلاح کے خطبات کے نتیجے میں بوسنیا میں خصوصاً نماز فجر کی حاضری غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ اس ملک میں برفباری اور شدید سردی کے باوجود بعض نئے احمدیوں نے چالیس چالیس میل سفر کر کے نہ صرف خود بھی نمازوں کی ادائیگی کے لئے بیت میں آنا شروع کر دیا بلکہ اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو بھی لانے لگ گئے۔ (خطبہ جمعہ 3 اپریل 2015ء)

یہ انفرادی مثالیں ہر فرد تک پھیلیں گی تو قومی رنگ پیدا ہوگا۔ جب ایک دو نہیں بلکہ ہر فرد ایسا نمونہ دکھائے گا تو پھر سونے پہ سہاگہ اور موتیوں میں دھاگہ والی بات ہوگی اور پھر ہی دنیا کے سامنے ملّی اصلاح کا ایسا نظارہ پیش کیا جا سکے گا جس سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

غیر معمولی محبت امام

امام کی آواز سننا اور پھر اس پر اپنی پوری قوت سے لبیک کہنا انفرادی اصلاح کی مہم کی کامیابی کی بنیادی کل ہے۔ خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کرتے ہوئے آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کا عہد انفرادی اصلاح کے ہر مرحلہ کو پار کرنے کا موجب ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ حقیقی اور کامل اطاعت غیر معمولی محبت اور جذبات کو چاہتی ہے۔ جس قدر محبت زیادہ ہوگی اسی قدر اطاعت والہانہ ہوگی۔ عشق و وفا اور اطاعت و محبت کی مثالیں عقل سے نہیں جذبات سے رقم کی جاتی ہیں۔ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس کی کیسی خوبصورت مثالیں نظر آتی ہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر جب بار بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ طلب فرمایا تو حضرت مقداد بن اسود انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! شاید آپ کا اشارہ بیعت کے وقت رکھی گئی اس شرط اور اس معاہدہ کی طرف ہے جس سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اگر مدینہ سے باہر لڑائی ہوگی تو ہم اس معاہدہ کے پابند نہیں ہوں گے۔ لیکن یا رسول اللہ! جب ہم نے وہ معاہدہ کیا تھا اس وقت ایمان ابھی ہمارے دل میں داخل نہیں ہوا تھا۔ مگر آج ہمارا وہ عقلی تعلق محبت کے تعلق سے بدل گیا ہے۔ اس لئے اب شرطوں کا کوئی سوال ہی نہیں۔ یا رسول اللہ! سامنے سمندر ہے آپ ہمیں حکم دیجئے تو ہم اس میں بلا دریغ کود جائیں گے اور اگر دشمن سے مقابلہ ہوا تو یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اس واقعہ کو لکھنے کے بعد حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’جب تک تم جذبات کی کشتی میں نہیں بیٹھتے اس وقت تک تم حوادث اور طوفان سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تمام انبیاء کی امتوں نے ایسا ہی کیا اور تمہیں بھی ایسا ہی کرنا ہوگا۔‘‘

(خطبہ 19 دسمبر 1947ء لاہور)

پس اے فرزندان احمدیت، اور اے خلافت حقہ کی اطاعت کا دم بھرنے والو! جبکہ خلیفہ مسیح موعود کے بارہ میں ہمارا ایمان ہے کہ:

ہے یہ معلوم کہ اس کی آواز
سلسلہ وار خدا سے آئی

تو پھر اب جذبات کی رو میں بہہ جانے کا وقت آ گیا ہے۔ اب انفرادی اصلاح کے لئے امام وقت کے ارشادات پر دیوانہ وار عمل کرنے کا وقت ہے۔ اب اپنی اخلاقی وروحانی اصلاح کے لئے اپنے عہدوں کو نبھانے کا وقت ہے۔ اب اخلاص و وفا کا اقرار کرتے ہوئے یہ اعلان کرنے کا وقت ہے کہ اے امام الزمان کے خلیفہ برحق! انفرادی اصلاح کے تیرے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے ہم تیرے ہر حکم پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اخلاقی تبدیلیاں بھی پیدا کریں گے اور روحانی تبدیلیاں بھی پیدا کریں گے۔ ہم اپنی اصلاح کی بھی کوشش کریں گے اور اپنے بچوں کی بھی اعلیٰ تربیت کریں گے، اور کبھی کوئی ایسی حرکت ہم سے سرزد نہیں ہوگی جس کی بنا پر جماعت پر حرف آئے اور کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے جو مسیح موعود اور اس کے خلیفہ اور اس کی جماعت کی بدنامی کا باعث ٹھہرے۔

انفرادی اور قومی اصلاح کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے۔ اگر اس کی کوئی انتہا ہے تو وہ سدرۃ المنتہٰی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارفع واعلیٰ وکامل نمونہ ہے جس پر آپ فائز کئے گئے تھے۔ اور جماعت کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے کے لئے اپنی پوری قوت اور استعداد کے ساتھ کوشش کرنے کی ضرورت ہے تب ہی ہم حضرت مسیح موعود کی حقیقی جماعت کا نظارہ پیش کرنے میں کامیاب ہوں گے جس کے قیام کا مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ’’وہ متقیوں کا بھاری گروہ بن کر دنیا پر نیک اثر ڈالیں‘‘ اور ’’ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں: ’’اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں۔ ...... سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے ...... غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔‘‘ (ازالہ اوہام)

آج مسیح موعود کی نمائندگی میں آپ کا خلیفہ جماعت کی اصلاح طلبی کے کام کو سرانجام دے رہا ہے۔ آج مسیح موعود کا یہ خلیفہ ہماری تربیت باطنی کے لئے ہمہ تن مصروف ہے اور ہماری روحانی آلودگیوں کے ازالہ کی دن رات کوشش کر رہا ہے اور حدیث نبویؐ کے مطابق آگ پر گرنے والے پروانوں کو پکڑ پکڑ کر ہلاکتوں سے بچا رہا ہے۔ پس ہم آخرین کے کیسے مبارک عہد میں پیدا ہوئے ہیں کہ آج مسیح موعود کا یہ خلیفہ ہمارے آگے بھی لڑ رہا ہے اور ہمارے پیچھے بھی لڑ رہا ہے، ہمارے دائیں بھی لڑ رہا ہے اور ہمارے بائیں بھی لڑ رہا ہے اور ہر اس برائی کا راستہ بند کر دینا چاہتا ہے جو ہم تک پہنچ کر ہماری اخلاقی اور روحانی زندگی کو مکدر کرنا چاہتی ہے۔

سو آئیں اور اس ماں باپ سے بڑھ کر محبت کرنے والے کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر اپنے آپ کو بھی ہلاکت سے بچائیں اور انفرادی اصلاح کرتے ہوئے، بہترین قوم کے بہترین فرد بن کر، اس نئی زمین اور نئے آسمان کے بنانے میں اپنا کردار ادا کریں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆.........☆.........☆

سیرت رسول کا آئینہ۔ قرآن

سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

قرآن کی یہ خصوصیت اس قدر اہم ہے کہ اس میں کسی مبالغہ کی گنجائش نہیں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے محمدؐ کی سیرت وسوانح اور آغاز اسلام کی تاریخ کے لئے قرآن ایک بنیادی چیز قرار پاتا ہے جس سے ان ہر دو کے متعلق تمام تحقیق طلب امور کو پوری صحت کے ساتھ جانچا جا سکتا ہے۔ قرآن شریف میں ہمیں وہ ذخیرہ میسر ہے جس میں محمدؐ کے الفاظ خود آپؐ کی زندگی میں محفوظ کر لئے گئے تھے اور یہ ریکارڈ آپؐ کی زندگی کے ہر حصہ سے یعنی آپؐ کے مذہبی خیالات سے آپؐ کے پبلک افعال سے آپؐ کی خانگی سیرت سے یکساں تعلق رکھتا ہے۔...... حقیقۃً محمدؐ کی سیرت کیلئے قرآن ایک ایسا سچا آئینہ ہے کہ اسلام کے سارے ابتدائی زمانہ میں یہ بات بطور ایک مثل اور کہاوت کے مشہور تھی کہ محمد ﷺ کی ساری سیرت قرآن میں ہے۔

(لائف آف محمد دیباچہ صفحہ 84-85)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 121514 میں فائز رشید

ولد ہارون رشید قوم.... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فائز رشید گواہ شد نمبر 1۔مبشر احمد جاوید ولد جاوید احمد اقبال گواہ شد نمبر 2۔ منعام عزیز ولد عزیز احمد سنوری

مسل نمبر 121515 میں مستجاب احمد

ولد محمد اکبر قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مستجاب احمد گواہ شد نمبر 1۔مولود احمد خالد ولد چوہدری مقبول احمد گواہ شد نمبر 2۔نذیر احمد ولد چوہدری غلام رسول

مسل نمبر 121516 میں مبشر ریاض

ولد ریاض احمد قوم.... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ.... میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبشر ریاض گواہ شد نمبر 1۔نصیر اقبال ظفر ولد شیخ ظفر اقبال گواہ شد نمبر 2۔ناصر احمد گورایہ ولد چوہدری محمد حسین

مسل نمبر 121517 میں امۃ الحی مبشرہ

زوجہ محمد نصیر طاہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 4-500Mg 16 ہزار 460 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امۃ الحی مبشرہ گواہ شد نمبر 1۔نوید احمد طاہر ولد محمد نصیر طاہر گواہ شد نمبر 2۔رمیض احمد بٹ ولد نذیر احمد بٹ

مسل نمبر 121518 میں فائزہ اسلام

زوجہ محمد اسلام طاہر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زیور 15 تولہ 7 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔فائزہ اسلام گواہ شد نمبر 1۔حسام طاہر ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2۔ ودود احمد ولد شیخ حفیظ احمد تنویر

مسل نمبر 121519 میں شائستہ مبارک

زوجہ مبارک احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 2 تولہ 90 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔شائستہ مبارک گواہ شد نمبر 1۔ مسرور احمد طاہر ولد مظفر الدین گواہ شد نمبر 2 ۔ مبشر احمد ریاض ولد ریاض حسین

مسل نمبر 121520 میں مبارک احمد

ولد غلام رسول قوم آرائیں پیشہ سرکاری ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان 3 مرلہ 24 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت Pansion مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مبارک احمد گواہ شد نمبر 1۔مسرور احمد طاہر ولد مظفر الدین گواہ شد نمبر 2 ۔ مبشر احمد ولد شفیع احمد

مسل نمبر 121521 میں محمد نعیم زاہد

ولد چوہدری محمد شریف قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لودھراں شہر ضلع و ملک لودھراں پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) House 7 Trka مرلہ 14 لاکھ روپے (2) 12.5Acr Agr Land Trka۔12 لاکھ 50 ہزار روپے۔اور مبلغ 1 لاکھ 20 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد نعیم زاہد گواہ شد نمبر 1۔شکیل احمد مرزا ولد بشارت احمد مرزا گواہ شد نمبر 2۔ملک مظفر احمد ولد ملک احمد دین

مسل نمبر 121522 میں عروہ محمود

بنت راشد محمود قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔عروہ محمود گواہ شد نمبر 1۔راشد محمود ولد رفیق احمد گواہ شد نمبر 2 ۔مقصود احمد ساجد ولد محمد شفیع

مسل نمبر 121523 میں سید دانیال احمد

ولد غلام احمد فرخ قوم سادات پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی کوارٹر صدر انجمن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔سید دانیال احمد گواہ شد نمبر 1۔سید غلام احمد فرخ ولد سید محمود احمد ناصر گواہ شد نمبر 2 ۔ناصر داؤد احمد ولد سید مسعود احمد

مسل نمبر 121524 میں کمال احمد پال

ولد جمیل احمد پال قوم پال پیشہ دکان دار عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد حلقہ (ب) ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Unique Bike Modle 2015۔اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار روپے ماہوار بصورت Shop Kee مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔کمال احمد پال گواہ شد نمبر 1۔رشید احمد باجوہ ولد محمد علی باجوہ گواہ شد نمبر 2۔مظفر احمد ولد صوفی عبدالخالق

مسل نمبر 121525 میں اطہر احمد

ولد طاہر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔اطہر احمد گواہ شد نمبر 1۔حبیب احمد شاہد ولد قریشی مبارک احمد گواہ شد نمبر 2۔طاہر احمد ولد قدرت اللہ

مسل نمبر 121526 میں اقراء طاہر

بنت طاہر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔اقراء طاہر گواہ شد نمبر 1۔حبیب احمد شاہد ولد قریشی مبارک احمد گواہ شد نمبر 2۔طاہر احمد ولد قدرت اللہ

☆............☆............☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30؍اکتوبر 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز مغرب درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری حبیب احمد باجوہ صاحب

مکرم چوہدری حبیب احمد باجوہ صاحب جرمنی ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم مورخہ 25؍اکتوبر 2015ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کے پوتے تھے جو کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ بہت شریف النفس، ملنسار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ نے جرمنی میں زعیم انصار اللہ کے علاوہ شعبہ ضیافت میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب رضا کار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مہر شمس الدین بھروانہ صاحب

مکرم مہر شمس الدین بھروانہ صاحب جھنگ پاکستان مورخہ 22 ستمبر 2015ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے 1953ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ آپ کو 20 سال صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت سادہ مزاج، غریب پرور، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ دکان پر آنے والے دوستوں کو بڑے شوق سے دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ جامعہ احمدیہ جرمنی میں استاد کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم سیف اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بیٹے مکرم رفیق احمد صاحب صدر جماعت اور نگران حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب

مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب ہڈرزفیلڈ یوکے مورخہ 18؍اکتوبر 2015ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ 1990ء میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ 1974ء میں غیر احمدیوں نے آپ کے کاروبار کو لوٹ لیا تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ نے کبھی دعوت الی اللہ کو نہیں چھوڑا۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے بڑے پابند تھے اور ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی بیت الذکر میں نماز ادا کرنے کے لئے لاتے اور انہیں نظام جماعت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرتے۔ بہت دعاگو نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید مبشر احمد صاحب

مکرم سید مبشر احمد صاحب ابن مکرم سید عارف احمد صاحب قادیان مورخہ 9؍اکتوبر 2015ء کو 28 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے والد بہار سے آ کر قادیان میں آباد ہوئے۔ مرحوم نیک، اچھے اخلاق کے مالک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم سیٹھ نذیر احمد بھٹی صاحب

مکرم سیٹھ نذیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شہاب الدین بھٹی صاحب آف راجوری حال بشیر آباد سندھ مورخہ 23 ستمبر 2015ء کو طویل علالت کے بعد بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ آپ کو قاضی سلسلہ جماعت احمدیہ بشیر آباد سندھ کے علاوہ کئی حیثیتوں سے جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، صاف گو، نڈر، بہت مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرید احمد بھٹی صاحب کونگو میں مربی سلسلہ ہیں۔

مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ

مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب شہید آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا حال ربوہ مورخہ 20؍اگست 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کو خلافت سے بے انتہاء محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ 2000ء میں تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں اپنے عزیزوں کی شہادتوں کے بعد ربوہ شفٹ ہوگئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نمازوں کی پابند، دعاگو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک نواسے عزیزم راحیل احمد جامعہ احمدیہ یوکے میں درجہ خامسہ کے طالب علم ہیں۔

مکرم چوہدری عبداللطیف اٹھوال صاحب

مکرم چوہدری عبداللطیف اٹھوال صاحب سابق اکاؤنٹنٹ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ مورخہ 15۔اکتوبر 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے نہایت ذمہ داری سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، دعاگو، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، بڑے محنتی، انتہائی سادہ مزاج، دیانتدار، مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ ہر مالی قربانی اور تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ایک دفعہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک مالی تحریک فرمائی تو آپ نے فوری طور پر اپنی دونوں بیٹیوں کے جہیز کے لئے جمع کی ہوئی رقم چندہ میں دے دی۔ MTA باقاعدگی سے دیکھتے اور جماعتی کتب و رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی نیک تربیت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ خلافت سے نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم مسعود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کینبرا آسٹریلیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب

مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالغنی بھٹی صاحب کنری سندھ مورخہ 4 ستمبر 2015ء کو ایک ایکسیڈنٹ میں 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم ڈرائیور تھے اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے عزیزم راحیل احمد بھٹی جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ رابعہ کے طالب علم ہیں۔

مکرمہ امۃ الکریم نصرت چوہدری صاحبہ

مکرمہ امۃ الکریم نصرت چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب امریکہ مورخہ 22؍اکتوبر 2015ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری محمد دین صاحب کی پوتی تھیں۔ آپ جماعت کی فعال رکن تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت عقیدت اور وفا کا تعلق تھا۔ پردہ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ آپ نے مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ میں سیکرٹری مال اور امریکہ میں لوکل صدر لجنہ کے طور پر کئی سال خدمت بجالاتی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور ضرورت مندوں کی بھی مدد کیا کرتی تھیں۔ بچوں کو بڑے شوق سے قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ بڑی صائب الرائے اور ہمدرد تھیں۔ اسی لئے لوگ رشتوں اور دیگر عائلی معاملات میں آپ سے مشورے لیا کرتے تھے۔ آپ نے 18 سال کی عمر میں وصیت کی اور 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عطیہ چشم

(نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن خدام الاحمدیہ پاکستان)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو عطیہ چشم کی تحریک کی جاتی ہے نیز وفات پانے والے آئی ڈونرز سے حاصل کردہ صحت مند کارنیا بذریعہ آپریشن موزوں نابینا افراد کو لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایسوسی ایشن بلا تفریق مذہب و ملت ملک بھر میں بینائی کی بحالی کے سلسلے میں منفرد خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

اگر آپ کے علم میں کسی بھی عمر کے ایسے مریض ہیں جو آنکھوں کی بیرونی جھلی کارنیا (CORNEA) کی انفیکشن یا کسی اور خرابی کے نتیجے میں بینائی کی دولت سے جزوی یا کلی طور پر محروم ہیں تو وہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر واقع نور العین میں رابطہ کریں اور اپنے کوائف کا اندراج کروالیں۔ ایسوسی ایشن کے پاس ایسے نابینا افراد کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ موجود ہے اور باری آنے پر ان کے آپریشن کا فوری انتظام کیا جاتا ہے۔

ایڈریس: دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن واقع نور العین بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ دفتر میں مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

047-6212312,047-6215201

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے مظفر گڑھ، لیہ اور ڈیرہ غازیخان کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ 2: سوال و جواب

بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ اس پروگرام میں آئی ہوں اور آپ کے انتظامات دیکھ کر حیران ہوں۔ جو آپ کا نظام ہے جس میں ہر انسان ایک سلجھا ہوا انسان دکھائی دے رہا ہے۔ کہتی ہیں کہ میں جو اخلاقی قدریں گھر میں اپنے بچوں کو سکھانا چاہتی ہوں انہی قدروں کے خلاف سکول میں تعلیم دی جا رہی ہے لیکن مجھے تو یہاں انسان کی حقیقی عزت دکھائی گئی ہے۔

س: ایک مہمان خاتون نے حضور انور کے خطاب کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک خاتون کہتی ہیں کہ امام جماعت نے جو باتیں کیں ان کی سخت ضرورت تھی۔ آج دنیا تقسیم کا شکار ہے لیکن امام جماعت کا پیغام ایسا تھا جو ہم سب کو متحد کر سکتا ہے۔ کہتی ہیں کہ اس سارے خطاب کو سن کے میرا دین حق کے بارے میں منفی نظریہ تبدیل ہو گیا اور مثبت ہو گیا بالکل۔

س: حضور انور جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کانووکیشن کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس بھی سات سال پورے کر کے اپنا کورس مکمل کر کے اس دفعہ پاس ہوئی ہے۔ 16 مربیان تیار ہوئے ہیں ان کا سالانہ کانووکیشن بھی تھا۔ اصل مقصد جرمنی جانے کا تو یہی تھا۔ یہ 2008ء میں شروع ہوا تھا جامعہ۔ وہاں بیت السبوح کی چھوٹی سی بلڈنگ میں چند کمروں میں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جامعہ کی باقاعدہ عمارت تعمیر کی ہے جس میں ساری سہولیات ہیں۔ کلاس رومز، ہالز، لائبریری ہاسٹل وغیرہ سارا کچھ ہے اور اچھی خوبصورت بلڈنگز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فارغ ہونے والے مربیان کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق بھی دے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر سلسلہ کی ترقی کے ضمن میں کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دُور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ جس طرح بیج کا نہیں پتا کہ اگنا ہے کہ نہیں لیکن جب اگتا ہے تو پھل پھول لاتا ہے اسی طرح فرمایا کہ اس قوم کی ترقیوں کو بھی لوگ پہلے یہی سمجھتے ہیں پتا نہیں ہو گی کہ نہیں ہو گی پس اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب فیصلہ کرتی ہے کہ یہ ہو تو وہ کام ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ وعدہ ہے اور اس کی تقدیر یہ ہے کہ جماعت نے پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔

س: حضور انور نے کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: محترم مرزا اظہر احمد صاحب 14۔ اکتوبر 2015ء کو وفات پا گئے۔ آپ حضرت مصلح موعود کے آخری بیٹے تھے جو حیات تھے۔

مبشر علی زیدی

معذور

بیس سال پہلے ایک ذہنی معذور کو دیکھ کر میں رویا تھا۔ ہمارے سابق پڑوسی حمید بھائی مجھ پر ہنسے تھے۔ معذور شخص سڑک کنارے پڑا تھا۔ پھٹے پرانے کپڑے، بالوں میں میل، جسم پر غلاظت ’’ہم اس کی دیکھ بھال کریں؟‘‘ میں نے بچپنے والی بات کی۔

’’مبشر! دنیا میں ہزاروں لاوارث معذور ہیں۔‘‘ کس کس کا خیال رکھو گے؟ حمید بھائی نے سمجھایا۔

برسوں اس معذور کا چہرہ نگاہوں میں پھرتا رہا۔

برسوں حمید بھائی کی آواز کانوں میں گونجتی رہی۔

بیس سال بعد کل میں پھر رویا، سڑک کنارے پڑے حمید بھائی کو مفلوج دیکھ کر۔ (جنگ 3 دسمبر 2015ء)

درخواست دعا

مکرم فائز احمد قمر صاحب دارالنصر وسطی تحریر کرتے ہیں۔ میرے والد مکرم صداقت احمد قمر صاحب کے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ڈائیلاسز ہوئے ہیں۔ نیز میری پھوپھو مکرمہ عابدہ متین صاحبہ گردے اور پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم ۔5 دسمبر

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:51
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	11 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے	

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم ۔6 دسمبر

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:07
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	11 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے	

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 دسمبر 2015ء

6:00 am	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	انصاراللہ یو کے اجتماع 3۔ اکتوبر 2010ء
1:30 pm	حضور انور کا دورہ جاپان
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2015ء
6:00 pm	انتخاب سخن
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:45 pm	الحوار المباشر

6 دسمبر 2015ء

6:20 am	انصاراللہ یو کے اجتماع
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2015ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:55 pm	سوال و جواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2015ء
8:15 pm	حضور انور کا دورہ جاپان

FR-10

یونانی طریقہ علاج کیلئے
زیر نگرانی
حکیم الیاس احمد فاضل طب والجراحت (مستند طبیہ کالج)
یونانی جڑی بوٹیاں بھی دستیاب ہیں۔
الیاس دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر: 047-6215762

تاج نیلام گھر
کوئی بھی کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
فون: 047-6212633
0321-4710021,0337-6207895

مکان برائے فروخت
(پراپرٹی ڈیلر حضرات سے معذرت)
ایک عدد مکان 14/3 پرانا بنا ہوا رقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 0321-8415483
0332-8466680

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

موسم سرما کی گرم اور ریشمی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
لبرٹی فیبرکس
نیز مردانہ برانڈڈ ورائٹی دستیاب ہے۔
New Toyota Hiace Van Grand saloon Japanese رینٹ پر دستیاب ہے۔
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
+92-3337-6257997
0092-476213312

مکان برائے فروخت
ایک عدد نیا تعمیر شدہ مکان ڈبل سٹوری برائے فروخت ہے۔ 5 کمرے اٹیچ باتھ، کچن، ٹی وی لاؤنج، اچھا خوبصورت تعمیر، ماربل کا کام کچن میں خوبصورت آرائش کا کام۔ بہترین لوکیشن پر واقع۔ خواہشمند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں
0348-0772774 / 0302-6741235

نشاط کی ورائٹی + کرزمہ ونٹر کولیکشن، کرزمہ پیور، ماریہ بی پیور، لہنگا + گاؤن، ساڑھی کامدار اور فینسی ورائٹی نیز کھاڈی ونٹر کولیکشن کیلئے تشریف لائیں
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
20 دسمبر سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر 234-P فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسکوائرڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
کا مشہور دواخانہ مطب حمید

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com